ماہِ حج کی برکات

قرآن وسنت کی روشنی میں عشرۂ ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل

☆

از

استاذ العلماء حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

☆

شعبہ نشرواشاعت

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ

نور آباد، فتح گڑھ، سیالکوٹ

رابطہ نمبر- 052-3251719,0300-7148994

0322-7292763

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کریم نے جو انعامات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو عطا فرمائے ہیں وہ اور کسی نبی کی امت کو نصیب نہیں ہوئے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾[1] (اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنوں تو انہیں شمار نہ کر سکو گے) انعامات الٰہیہ سے فائدہ اٹھانا اور رب العالمین کا شکریہ ادا کرنا بہت ضروری ہے، اگر ہم ایسا کریں گے تو اللہ کی نعمتوں میں اضافہ ہوگا جیسا کہ اس کا وعدہ ہے
﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾[2] (اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا)

خاص طور پر وہ نوازشات ربانیہ جن کا تعلق بندگی اور آخرت سے ہے ان کا علم حاصل کرنا اور پھر ان کی قدر کرنا عبادت میں داخل ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس دور میں عام مسلمانوں میں دوسری قوموں کی نقالی سے دنیا کی محبت، عیش وعشرت اور مال و دولت جمع کرنے کی ہوس اتنی بڑھ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے احکام پر عمل کرنا تو دور کی بات ہے، سرے سے شریعت کے علم اور آخرت کی فکر سے غافل ہو گئے ہیں۔ اسی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ہم ماہ حج اور اس کے عشرۂ اوّل کی خیر و برکات سے بے خبر ہو گئے ہیں۔ اور بے شمار نیکیوں اور فضیلتوں کے حاصل کرنے سے محروم ہو گئے ہیں۔

اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبہ سے ان بابرکت دنوں کے فضائل مختصر طور پر جمع کیے ہیں تا کہ ہم انہیں پڑھ کر ان ایام کی قدر کریں اور اپنی بخشش کا سامان تیار کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اسے قبولیت عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو فائدہ اٹھانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

---

[1]: سورۃ النحل آیت ۱۸۔ [2]: سورۃ ابراہیم آیت ۷۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ،وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

ذوالحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے، احترام وفضیلت والے چار ماہ میں سے سب سے افضل ہے، حدیث شریف میں ہے:

سَیِّدُ الشُّھُوْرِ شَھْرُ رَمَضَانَ، وَاَعْظَمُھَا حُرْمَۃً ذُوالْحِجَّۃِ [1]

تمام مہینوں کا سردار رمضان ہے، اور ذوالحجہ عزت واحترام کے اعتبار سے سب سے عظیم ہے۔

اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے حج مبارک جیسی عظیم عبادت فرض فرمائی اور بارگاہ الٰہی میں قربانیاں بھی اسی ماہ میں پیش کی جاتی ہیں۔ یہی ماہ مبارک ہے جس میں دین اسلام کی تکمیل ہوئی۔

اس مہینہ کے پہلے عشرہ (دس دن) کی بڑی شان ہے۔ اس کی فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس عشرہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں قسم سے عزت بخشی ہے:

وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ [2]

﴿صبح کی قسم، اور دس راتوں کی قسم، اور جفت [3] وطاق کی﴾

---

[1]: رواہ البیہقی فی شعب وفی الاوقات (۱۴۱)، وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد (۳/۱۰۴۲)، وقال رواہ البزار، وذکرہ السیوطی فی الجامع الصغیر ورمز لہ بحرف الحاء ودلالۃ حسنہ۔

[2]: سورۃ الفجر آیت ۱۔۳۔

[3]: جفت اور طاق کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جفت سے عید قربانی کا دن مراد ہے اور طاق سے نو ذی الحجہ یعنی عرفہ کا دن۔ اس قول کو دس راتوں کی تفسیر سے کمال مناسبت ہے۔ (تفسیر عزیزی)

Marfat.com

امام المفسرین ابن جریر طبری اور امام بغوی وغیرہ نے بیان فرمایا ہے کہ والفجر سے مراد ہر دن کی صبح اور نماز فجر مراد ہے، وقت صبح اور نماز فجر کی شان وعظمت ہر باشعور مسلمان خوب جانتا ہے۔اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت

وَلَيَالٍ عَشْرٍ سے مراد ماہ ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں جیسا کہ عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور مسروق، عکرمہ، مجاہد، قتادہ اور ضحاک (رحمہم اللہ) ائمہ تابعین نے فرمایا ہے۔

انہی دنوں میں خدا کے مہمان حاجی لوگ دنیا کے تمام ملکوں سے مکہ معظمہ میں حج اور طواف کے لیے جمع ہوتے ہیں، اور عبادت ودعا میں مشغول رہتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وفی صحیح ابی عوانۃ وصحیح ابن حبان عن جابر :
مَا مِنْ اَيَّامٍ اَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ .

صحیح ابوعوانہ اور صحیح ابن حبان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عشرۂ ذوالحجہ سے کوئی دن افضل نہیں ہے۔[1]

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ (دس دن) کو بھی فضیلت ہے تو اب دونوں عشروں میں کونسا افضل ہے؟ اس کا جواب علماء نے اس طرح دیا ہے کہ رمضان کے پچھلے عشرہ کی راتیں افضل ہیں شب قدر کی وجہ سے، اور عشرہ ذوالحجہ میں دن افضل ہیں حج اور قربانی کے دن کی وجہ سے حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی یہ منت مانے کہ میں سال کے افضل دنوں میں روزہ رکھوں گا تو علماء فرماتے ہیں کہ یہ شخص عشرہ ذوالحجہ میں روزہ رکھ کر اپنی نذر پوری کرے اور تمام دنوں میں افضل دن کی نذر مانی ہے تو حج کے دن روزہ رکھے۔[2]

---

[1] ما ثبت بالسنة ، شهر ذی الحجه

[2] كتاب الصيام ص ٢٧٢ وما ثبت بالسنة

Marfat.com

ہر نیک عمل جہاد سے افضل

عشرہ ذوالحجہ کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح اور معتبر حدیث میں تو کسی عمل کو خاص نہیں کیا گیا بلکہ عام ہے کہ کوئی عمل صالح خلوص کے ساتھ ان دنوں میں کیا جائے تو وہ عام جہاد سے بھی زیادہ پیارا اور افضل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ (یعنی العشر) فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَلَا الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، قَالَ : اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ۔[1]

دوسرے دنوں کے مقابلہ میں ان دس دنوں میں نیک عمل کرنا اللہ کو زیادہ محبوب ہے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر وہ شخص کہ جان و مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا، پھر کسی چیز کے ساتھ نہ پلٹا۔

مطلب یہ ہے کہ اپنی جان اور مال سب کچھ قربان کر دیا اور شہید ہو گیا، اس کا یہ عمل افضل ہے، ان دس دنوں کا عمل صالح رب کریم کو بہت ہی پیارا ہے، یہ مضمون دیگر احادیث میں بھی آیا ہے اور ان میں چند اہم عبادات کی طرف رہنمائی بھی کی گئی ہے، آئندہ صفحات میں وہ آ رہی ہیں۔

---

[1]: رواہ الترمذی والبخاری فی صحیحہ وابوداؤد وابن ماجہ والبیہقی فی الشعب وذکرہ السیوطی فی جمع الجوامع وعزاہ للطبرانی ولاحمد ولابن ابی الدنیا۔

Marfat.com

کثرت ذکر

اللہ تعالیٰ کی یاد کثرت سے کرنے کا حکم قرآن مجید میں بار بار دیا گیا ہے، اس میں کسی مہینے، دن اور وقت کی قید نہیں، صبح وشام خدا کو یاد کرنے کی زیادہ تاکید آئی ہے۔ عشرہ ذوالحجہ اور ایام تشریق میں ذکر الٰہی کی طرف خاص طور سے اشارہ کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ[1]

﴿اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں﴾

بخاری شریف میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایام معلومات سے مراد ماہ حج کے دس دن ہیں۔ تفسیر قرطبی (۲،۳/۲) میں ہے یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔ تفسیر مظہری (۲۷۰/۶) میں ہے: اکثر مفسرین کا یہی قول ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ آیت میں یہ اشارہ ہے کہ ان دنوں میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

حدیث میں واضح طور پر ان دنوں میں کثرت سے ذکر الٰہی کا حکم دیا گیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ، وَالْعَمَلُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ، فَاَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ، وَالتَّكْبِيْرِ فَاِنَّهَا اَيَّامُ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَذِكْرُ اللّٰهِ، وَاِنْ صَامَ يَوْمَ مِّنْهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ، وَالْعَمَلُ فِيْهِنَّ يُضَاعَفُ سَبْعَ مِائَةِ ضِعْفٍ[2]

---

[1] سورۃ الحج آیت ۱۸

[2] رواہ البیہقی فی الشعب (۳۷۵۸) وفی فضائل الاوقات (۱۷۲) وذکرہ السیوطی فی جمع الجوامع (۷۱۵/۱)

Marfat.com

کوئی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے افضل نہیں اور ان دنوں کا عمل اللہ پاک کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ پس تم ان ایام میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی کثرت کیا کرو، کیونکہ یہ دن تہلیل، تکبیر اور اللہ کے ذکر کے ہیں، اگر کوئی ان دنوں میں سے کسی دن کا روزہ رکھے تو وہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوگا۔ اور ان ایام میں کیے ہوئے عمل کا ثواب سات سو گناہ تک ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ ، وَلَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ عَمَلٍ فِيْهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْعَشْرِ ،فَاَكْثِرُوْا فِيْهَا التَّحْمِيْدَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّكْبِيْرَ وَفِي رِوَايَةٍ زِيَادَةً :وَالتَّسْبِيْحَ[1] ۔

اللہ کے نزدیک ان دس دنوں کا عمل سب سے عظیم اور پیارا ہوتا ہے پس تم ان ایام میں ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ،لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ کثرت سے پڑھا کرو۔

ترغیب منذری میں ہے کہ امام اوزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ان دس دنوں میں نیک عمل راہ خدا میں جہاد کرنے کی طرح ہے جس میں دن کو روزہ رکھا جائے اور رات کو پہرا دیا جائے، مگر جس کو شہادت نصیب ہو جائے وہ بڑھ کر ہے۔ (۲/۲۰۰)

روزہ اور شب بیداری

ماہ حج کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھنا حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہیں، امام نسائی

---

[1]: رواہ البیہقی فی الاوقات والشعب واحمد (۲/۷۵، ۱۳۱) والطبرانی (۱۱/۸۳) عن ابن عباس

Marfat.com

نے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ دس محرم، عشرہ[1] ذوالحجہ اور ہر ماہ کے تین روزے اور فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔[2] حضور اکرم ﷺ کی ایک بیوی فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ذوالحجہ کے نو روزے نہیں ترک کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہ روزے رکھا کرتے تھے۔[3]

ان دنوں کے روزوں کا ثواب بہت زیادہ ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ، يُعْدَلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا ،بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔[4]

عبادت کے لیے تمام دنوں میں اللہ تعالیٰ کو عشرہ ذوالحجہ کے ایام زیادہ محبوب ہیں، ان میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے، اور ہر رات کی عبادت شب قدر میں عبادت کے برابر ہے۔

حدیث بالا سے عشرہ ذوالحجہ کے روزوں اور شب بیداری کا اجر و ثواب معلوم ہوا، دونوں عیدوں کی رواتوں میں شب بیداری کی فضیلت اور دعا کی قبولیت کے بارے میں ضعیف احادیث میں ترغیب آئی ہے۔[5]

امام شافعی وغیرہ ان راتوں کی شب بیداری کو پسند کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں سعید بن جبیر (جو ائمہ تابعین میں سے ہیں)

---

[1]: یہاں عشرہ سے نو روزے مراد ہیں۔ کیونکہ دسویں تاریخ کے روزے سے حضور ﷺ نے خود منع فرمایا ہے۔

[2]: مشکوٰۃ، کتاب الصیام، باب صیام التطوع، [3]: لطائف المعارف لابن رجب ص ۳۰۴

[4]: رواہ الترمذی فی الصوم وابن ماجہ فی الصیام وروی البیہقی فی الشعب وفی الاوقات، [5]: ترغیب ۱۵۲/۲۔

Marfat.com

عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں بڑی محنت سے شب بیداری کیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے: ان دس راتوں میں اپنے گھروں کے چراغ نہ بجھایا کرو۔[1]

صدقہ وخیرات وغیرہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھو، اور ان دنوں میں دعا، استغفار، اور صدقہ زیادہ کیا کرو، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اَلْوَیْلُ لِمَنْ حُرِمَ خَیْرَ اَیَّامِ الْعَشْرِ[2]

﴿اس شخص کے لیے خرابی ہے جو ان دس دنوں کی خیر وبرکت سے محروم رہا﴾

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان بابرکت دنوں اور راتوں میں روزے، نفل نمازیں، تلاوت، تسبیح، تحمید، تہلیل، صلوۃ وسلام اور صدقہ وخیرات وغیرہ ہر نیک عمل زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور ہر برائی سے پرہیز کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور گناہ گار بندہ بغیر توبہ واستغفار خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔ چاہیے کہ ان دنوں میں اپنے گناہوں کے لیے استغفار کریں اور آئندہ کے لیے سچی توبہ کرلیں۔

سنت زندہ کیجئے

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) ماثبت بالسنۃ میں فرماتے ہیں:۔

ان سنتوں میں سے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے ایک یہ ہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے فرض یا نفل اس کو مناسب نہیں کہ بال کٹوائے یا منڈوائے اور ناخن کاٹے جب تک قربانی نہ کرلے، اس لیے کہ امام مسلم نے حضرت ام سلمہ

1: لطائف المعارف (ص ۳۰۵) لابن رجب۔

2: تنبیہ الغافلین للسمرقندی۔

Marfat.com

رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ وَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبِشْرِهٖ شَيْئًا،وَفِيْ رِوَايَةٍ:فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ :مَنْ رَّاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ۔[1]

جب عشرہ (ذوالحجہ) آئے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ کرے تو اپنے بالوں اور بدن سے کچھ نہ کاٹے۔ایک روایت میں ہے: ہرگز بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ کاٹے ،ایک اور روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: جس شخص نے ذوالحجہ کا چاند دیکھا اور قربانی کرنے کا ارادہ کیا تو وہ اپنے بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ کاٹے۔

یہ سنت تو اس کے لیے ہے جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے،اسے چاہیے کہ ماہ حج کا چاند نکلنے کے بعد اپنے بال اور ناخن وغیرہ نہ منڈوائے اور نہ کٹائے۔تاکہ سنت پر عمل کرکے اجروثواب پائے۔

علاوہ ازیں وہ حضرات جو اپنی مجبوری اور معذوری کی وجہ سے قربانی نہیں کرسکتے انہیں چاہیے کہ مندرجہ ذیل حدیث پر عمل کریں اور اجر پائیں۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا:

اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى،اَفَاُضَحِّيْ بِهَا؟قَالَ : لَا ،

---

[1]: مسلم(۱۹۷۷) ترمذی(۱۵۲۳) ابوداؤد(۲۷۹۱)

Marfat.com

وَلٰكِنْ تَاخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتُقَلِّمُ اَظْفَارَكَ، وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، وَتَحلقُ عَانَتَكَ، فَذٰلكَ تَمَامُ اُضْحِيَتِكَ[1]

﴿اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت کے لیے قربانی کے دن کو عید کا دن قرار دیا ہے ایک آدمی نے عرض کی مجھے آگاہ فرمایئے کہ اگر میرے پاس عاریۃ رکھی ہوئی بکری کے سوا کچھ نہ ہو تو کیا میں قربانی دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ تم حجامت کراؤ۔ ناخن تراشو۔ مونچھیں پست کرو۔ زیرناف بال صاف کرو۔ یہی تمہاری پوری قربانی ہے﴾۔

دیکھیے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حجامت کرانے پر قربانی کا اجر وثواب مل رہا ہے۔ واضح رہے کہ داڑھی منڈانا اس میں شامل نہیں۔ کیونکہ یہ عمل تو پہلے ہی ممنوع ہے اس کی اجازت نہیں۔ اس پر ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔

عرفہ یعنی حج کے دن کی فضیلت

اسی مبارک دن میں یہ عظیم آیت ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾۔[2] نازل ہوئی اور دین اسلام کی تکمیل ہوئی، اور ساری انسانیت کے لیے رب کریم کی نعمت کامل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ میں[3] اس دن کی قسم ذکر فرمائی۔

امام ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اَفْضَلُ الْاَیَّامِ یَوْمُ عَرَفَةَ[4] (تمام دنوں سے افضل عرفہ کا دن ہے) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (لوگوں میں یہ بات)

1: نسائی (۴۳۷۷) ابوداود (۲۷۸۹) احکام العیدین للفریابی (۲) 2: سورۃ المائدہ آیت ۳ 3: سورۃ البروج آیت ۳۔

4: لطائف المعارف ص ۳۲۰

Marfat.com

کہی جاتی تھی کہ ان دنوں میں ہر دن ہزار دن کے برابر ہے اور حج کا دن دس ہزار دن کے برابر ہے فضیلت میں۔[1]

روزہ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یُکَفِّرُ سَنَةَ الْمَاضِیَةِ وَالْبَاقِیَةِ۔[2] (حج کے دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے)

امام بیہقی نے حضرت انس سے اور امام طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حج کے دن کا روزہ ہزار دن کے روزوں کے برابر ہے۔[3]

ف: میدان عرفات میں حاجیوں کے لیے حج کے دن روزہ رکھنا سنت نہیں۔ کیونکہ روزہ رکھنے سے وقوف عرفات میں کوتاہی اور تکلیف کا اندیشہ ہے۔

تکبیر تشریق

نویں ذوالحجہ یعنی حج کے دن کی فجر سے ۱۳ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کے بعد ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل ہے۔ اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، اور وہ یہ ہے:۔
اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (تنویر الابصار)

قربانی

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے شرعی طریقے کے مطابق جانور کی قربانی کرنا خدا کی بارگاہ میں بڑا پسندیدہ عمل ہے، پہلی امتوں میں بھی یہ قربانی جاری رہی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا ذکر تو قرآن پاک میں واضح طور پر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ

---

[1]: ترغیب ۲/۲۰۰ [2]: مسلم (۱۱۶۲) [3]: فضائل الاوقات للبیہقی () مجمع الزوائد (۳/۱۹۰)

Marfat.com

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ [1]

ترجمہ: آپ کہیے کہ میری نماز، اور میری قربانی، اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

امام محمد بن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر، حضرت قتادہ، حضرت سدی کبیر اور حضرت ضحاک بن مزاحم سب فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں نسکی سے قربانی مراد ہے۔ [2]

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد خداوندی پر عمل کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں ہر سال قربانی کی،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں پورے دس سال اقامت پذیر رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔ [3]
(ترمذی)

حضرت مخنف بن سلیم روایت کرتے ہیں کہ عرفات میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةً۔۔۔۔ [4]

﴿اے لوگو! بے شک ہر گھر والوں پر ہر سال ایک قربانی لازم ہے﴾۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ سِعَةٌ ، وَلَمْ يُضَحِّ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا [5]

جس کو وسعت و گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

---

[1]: سورۃ الانعام، آیہ ۱۶۲ [2]: تفسیر ابن جریر جلد ۸ [3]: مشکوۃ، باب فی الاضحیۃ۔ ترمذی (۱۵۰۷)

[4]: رواہ ابوداؤد (۲۷۸۸) والترمذی (۱۵۱۸) وابن ماجہ (۱۳۲۵) والنسائی (۴۲۲۷) [5]: ابن ماجہ

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر سال دو جانور قربانی دیا کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک حضور اکرم ﷺ کی طرف سے اور فرمایا کرتے تھے کہ
اَمَرَنِی بِہٖ یَعْنِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَلَا اَدَعُہٗ اَبَدًا[1]۔
(مجھے حضور نے اس کا حکم دیا ہے میں یہ عمل کبھی نہیں چھوڑوں گا)

قربانی کا ثواب

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ یَوْمِ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ، وَاِنَّہٗ لَتَاتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا، وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا[2]۔

قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ہاں (قربانی ذبح کر کے) خون بہانے سے زیادہ پیارا نہیں، کیونکہ قیامت کے روز وہ جانور اپنے سینگوں، اپنے بالوں اور اپنے کھروں کے ساتھ آئے گا، یقیناً قربانی کا خون اللہ کی بارگاہ میں زمین پر گرنے سے پہلے قبول ہو جاتا ہے، پس قربانی خوش دلی سے کیا کرو۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ نے پوچھا۔۔۔
یارسول اللہ! قربانی کرنے میں ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا:

بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ[3]۔

---

[1]: رواہ ابوداؤد (۲۷۹۰) والترمذی (۱۴۹۵) والحاکم فی المستدرک (۲۳۰/۴)

[2]: رواہ الترمذی (۱۴۹۳) ۱۸۰/۱ وابن ماجہ (۳۱۲۶) والحاکم وقال صحیح الاسناد (ترغیب ۱۵۴/۲) مشکوٰۃ، باب فی الاضحیہ۔

[3]: رواہ احمد وابن ماجہ (مشکوٰۃ، باب فی الاضحیہ)

Marfat.com

ہر بال کے بدلے ایک نیکی، پھر صحابہ نے عرض کیا: اون کے بارے میں یارسول اللہ کیا ارشاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اون کے ہر بال کے بدل میں بھی ایک نیکی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یَا فَاطِمَةُ کُوْنِیْ اِلٰی اُضْحِیَتِکِ فَاشْهَدِیْهَا، فَاِنَّ لَکِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا اَنْ یُغْفَرَ لَکِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِکِ، قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَنَا خَاصَّةً اَهْلَ الْبَیْتِ، اَوْلَنَا وَلِلْمُسْلِمِیْنَ؟ قَالَ: بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِیْنَ[۲]

اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو جاؤ، کیونکہ قربانی کے خون کے پہلے قطرے کے بدلے تیرے سابقہ گناہوں کی بخشش ہے، عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اہل بیت کے لیے یہ خاص ہے یا ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ہمارے اور سب مسلمانوں کے لیے بخشش عام ہے۔

۲: رواہ البزار وابو الشیخ بن حبان وابو القاسم الاصبہانی۔ (ترغیب ۲/۱۵۴)

Marfat.com

عید مبارک!

قربانی کی کھالوں

سے

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ

کی امداد فرمائیں

منجانب:۔ حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

مہتمم: مَدِینَۃُ العِلم جَامِعَہ مُجَدِّدِیَّہ

نورآباد، فتح گڑھ، سیالکوٹ

فون: 052-3251719, 0300-7148994, 0322-7292763

0345-9059182

کمپوزنگ: حافظ محمد اخلاق